سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادِ گرامی "جب حدیث صحت کو پہنچے بس وہی میرا مذہب" کی صحیح توضیح و تشریح

# الفضل الموہبی

فی معنی

"اِذا صَحَّ الحدِیثُ فَھُوَ مَذھَبِی"

تصنیف


فقیہِ اُمت امام اہلسنت مجددِ دین و ملت اعلیحضرت شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ



پیشکش: اشاعت مفتی غلام سرور قادری شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ غوثیہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور

ناشر

مکتبہ مصباح القرآن

جامعہ غوثیہ ٹرسٹ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور فون ۱۰۲۳۹۹۵

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی اذا صح الحدیث فھو مذھبی کے صحیح معنی و مفہوم

# الفضل الموہبی

فی معنی

اذا صح الحدیث فھو مذھبی

تصنیف

مجدد اسلام غوث الاغواث و قطب الاقطاب قبلۂ عالم

امام الفقہاء و المحدثین الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی

مع حاشیہ مسمی بہ نام

## النفل الرضوی

تالیف

الشاہ مفتی غلام سرور قادری رکن مرکزی کونسل

و مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

رئیس و مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم جامعہ غوثیہ رضویہ

مین مارکیٹ، گلبرگ - لاہور

---

ناشر:
مرکزی ادارہ مصباح القرآن جامعہ غوثیہ رضویہ

مین مارکیٹ، گلبرگ لاہور

نام کتاب ـــــــــــــ الفضل الموہبی

تصنیف ـــــــــــــ مجدد اسلام امام اہلسنت فقیہ امت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی

نام حاشیہ ـــــــــــــ الفضل الرضوی

تصنیف ـــــــــــــ الشاہ مفتی غلام سرور قادری

تاریخ طباعت ـــــــــــــ ۱۴۰۸ھ، ۱۹۸۸ء

بار ـــــــــــــ اوّل

مطبع ـــــــــــــ

تعداد ـــــــــــــ گیارہ سو

ہدیہ ـــــــــــــ


## علم دین کی اشاعت بہترین صدقہ جاریہ ہے

(الحدیث)

ادارہ ہذا کے سرپرست حضرت الحاج عبدالرشید قریشی چیف انجینئر (ریٹائرڈ) وستارہ خدمت کو اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرمائے جن کی محض حصول رضائے الٰہی پر مبنی معاونت سے ادارہ ہذا اس عظیم الشان خدمت کے قابل ہوا۔

(ناظم ادارہ ہذا)

التوزیع من الادارۃ المرکزیۃ لاشاعۃ القرآن والسنۃ [illegible]

## محدثین اور فقہا کے نزدیک کسی حدیث کے صحیح ہونے کا معیار الگ الگ ہے

**الجواب:** واللہ التوفیق بصحتِ حدیث علی مصطلع الاثر وصحتِ حدیث لعمل المجتہدین۔[۱]

---

بقیہ حاشیہ صفحہ

نہ سمجھی جا سکتی اور اگر سنت نہ ہوتی تو کتاب الٰہی نہ سمجھی جا سکتی۔ اور اگر کتاب الٰہی نہ ہوتی حکم الٰہی معلوم نہ ہوتا۔ پس یہ کیسا عجیب سلسلہ ہے جو ہدایت دیتا اور مدد کرتا ہے اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ اور آپ کی ملت کے مجتہدین اور آپ کی باقی امت پر قیامت تک۔

[۱] یعنی محدثین اور فقہاء کا اپنا اپنا معیارِ صحتِ حدیث ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث محدثین کے نزدیک صحیح ہو مگر فقہا کے نزدیک قرائن کی بنا پر صحیح نہ ہو یا اس کے برعکس محدثین کے نزدیک ضعیف ہو لیکن فقہا کے نزدیک کچھ قرائن کے مل جانے سے وہ صحیح قرار پائے۔ فقط غلام سرور قادری



عموم خصوص مطلقاً بلکہ من وجہ ہے کبھی حدیث سند اً ضعیف ہوتی ہے اور ائمہ امت واُمنائے ملت بنظر قرائن خارجیہ یا مطابقت قواعد شرعیہ اس پر عمل فرماتے ہیں کہ اُن کا یہ عمل ہی موجب تقویت وصحت حدیث ہو جاتا ہے یہاں صحت عمل پر متفرع ہوئی نہ عمل صحت پر امام ترمذی نے حدیث مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰی بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْکَبَائِرِ۔[۱] روایت کر کے فرمایا حنش ھٰذا ابو علی الرحبی وھو حنش بْنُ قیس وھو ضعیف عِنْدَ اَھْلِ الحدیث ضَعَّفَہٗ اَحْمَدُ وغیرُہٗ والعمل علی ھذا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اس حدیث کا راوی حنش بن قیس اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اس کی تضعیف فرمائی اور علما کا عمل اسی پر ہے۔ امام جلال الدین سیوطی کتاب التعقبات علی الموضوعات میں فرماتے ہیں:

### عمل علما حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے

اشار بذلک اِلٰی اَنَّ الْحَدِیْثَ اِعْتَضَدَ بِقَوْلِ اَھْلِ الْعِلْمِ وقد صرّح غیرُ واحدٍ بِاَنَّ مِنْ دَلِیْلِ صحۃِ الحدیثِ قولَ اَھْلِ الْعِلْمِ بِہٖ واِنْ لم یکن لہ اسنادٌ یُعْتَمَدُ علیہ یعنی امام ترمذی نے اس سے اشارہ فرمایا کہ حدیث کو قول علماء سے قوت مل گئی اور بے شک متعدد ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل علم کی موافقت بھی صحت حدیث کی دلیل ہوتی ہے اگرچہ اس کے لیے کوئی سند قابل اعتماد نہ ہو۔

---

[۱] جس نے کسی عذر کے بغیر دو نمازوں کے درمیان جمع کیا یعنی انہیں اس طرح ایک وقت میں پڑھا کہ ایک نماز کو مقدم یا مؤخر کر کے دوسری نماز کے ساتھ ایک ہی وقت میں ادا کیا وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچا (حج کے موقع پر عرفات میں اور مزدلفہ میں دو نمازوں کے درمیان جمع کرنا اس سے مستثنیٰ ہے) قادری

# حدیث ضعیف کے احکام

امام شمس الدین سخاوی[1] فتح المغیث میں شیخ ابوالحسن قطان[2] سے ناقل ھذا القسم لا یحتج بہ کلہ بل یعمل بہ فی فضائل الاعمال ویتوقف عن العمل بہ فی الاحکام الا اذا کثرت طرقہ او عضدہ اتصال عمل او موافقۃ شاھد صحیح او ظاھر القرآن یعنی حدیث ضعیف حجت نہیں ہوتی بلکہ فضائل اعمال میں اس پر عمل کریں گے اور احکام میں اس پر عمل سے باز رہیں گے مگر جب اس کی سندیں کثیر ہوں یا عمل علماء کے ملنے یا کسی شاہد صحیح یا ظاہر قرآن کی

---

[1] امام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ۔ اسم گرامی محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد السخاوی الاصل۔ آپ کی پیدائش قاہرہ میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو الخیر ہے اور لقب شمس الدین۔ ایک بہت بڑے فقیہ، مقری، محدث، مؤرخ، اور فرائض علم حساب اور تفسیر و اصول فقہ اور میقات کے علم میں مہارت و کمال رکھتے تھے۔ سخاوی سخا کی طرف نسبت ہے اور سخا مصر کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ آپ ماہ ربیع الاول قاہرہ میں ۸۳۱ھ کو پیدا ہوئے اور ۹۰۲ھ کو مدینہ منورہ میں وصال فرما گئے آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سے ایک الضوء اللامع لاھل القرن التاسع، نویں صدی ہجری کے علماء کے حالات۔ دوسری المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث الجاریۃ علی الالسنۃ اس میں ان حدیثوں کو جمع کیا گیا اور ان کی حیثیت بھی واضح کی گئی ہے جو اہل علم لوگوں کی زبانوں پر جاری ہوتی ہیں۔ تیسری الاصل الاصیل فی تحریم النظر فی التوراۃ والانجیل (باقی اگلے صفحہ پر)



موافقت سے قوت پائے۔ امام محقق علی الاطلاق[3] فتح القدیر باب صفۃ الصلوۃ میں فرماتے ہیں لیس معنی الضعیف الباطل فی نفس الامر بل ما لم یثبت بالشروط المعتبرۃ عند اھل الحدیث مع تجویز کونہ صحیحا فی نفس الامر فیجوز ان یقترن قرینۃ تحقق ذلک وان الراوی الضعیف اجاد فی ھذا المتن المعین فیحکم بہ۔ یعنی ضعیف کے یہ معنی نہیں کہ واقع میں باطل ہے بلکہ یہ کہ ان شرطوں پر ثابت نہ ہوئی جو محدثین کے نزدیک معتبر ہیں واقع میں جائز ہے کہ صحیح ہو تو ہو سکتا ہے کہ کوئی قرینہ ایسا ملے جو اس جواز کی تحقیق کر دے اور بتا دے کہ ضعیف راوی نے یہ خاص حدیث ٹھیک روایت کی ہے تو اس کی

---

(گزشتہ سے پیوستہ) اس میں علامہ نے یہ تحقیق پیش کی ہے کہ عوام مسلمانوں کے لیے تورات اور انجیل کا مطالعہ حرام ہے۔ چوتھی فتح المغیث اصول حدیث پر ہے اور بھی کئی ایک کتابیں تصنیف فرمائیں ۹۰۲ھ کو وصال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہ (معجم المؤلفین ج ۱۰ صفحہ ۱۵۰)

[2] امام ابوالحسن قطان: اسم گرامی احمد بن محمد بن احمد القطان ہے کنیت ابوالحسن بعض نے ابوالحسین بھی لکھا ہے۔ بغداد کے عظیم الشان محدث اور شافعی مذہب کے فقیہ آپ نے فقہ شافعی کے اصول و فروع میں کئی ایک کتابیں تصنیف فرمائیں اور ۳۵۹ھ کو وصال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ (ھدیۃ العارفین ج ۱ ص ۶۵)

[3] امام کمال الدین۔ اسم گرامی محمد بن عبد الواحد السیواسی لقب کمال الدین اور عرف ابن الہمام آپ نے اصول فقہ حنفی میں "التحریر" کے نام سے کتاب لکھی اور فروع فقہ حنفی میں آپ کی کتاب فتح القدیر شرح ھدایہ "بڑی شہرت رکھتی ہے۔ آپ عظیم الشان علامہ اور بے مثال محقق تھے اسی لیے اعلیحضرت علیہ الرحمۃ آپ کو "محقق علی الاطلاق" لکھتے ہیں ۸۶۱ھ کو وصال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ۔ قادری۔

صحت پر حکم کر دیا جائے گا۔[1]

## کسی فقیہ کے کسی حدیث پر عمل نہ کرنے کے اسباب و وجوہ

بارہا حدیث صحیح ہوتی ہے اور امام مجتہد اس پر عمل نہیں فرماتا خواہ یوں کہ اس کے نزدیک یہ حدیث نا متواتر ناسخ کتاب اللہ جاتی ہے یا حدیث آحاد زیادت علی الکتاب کر رہی ہے یا حدیث موضع تکرر وقوع وعموم بلوی یا کثرت مشاہدین وتوفر دواعی میں آحاد آئی ہے یا اس پر عمل میں تکرار نسخ لازم آتی ہے یا دوسری حدیث صحیح اس کی معارض اور وجوہ کثیرہ ترجیح میں کسی وجہ سے اس پر ترجیح رکھتی ہے یا وہ بحکم جمع وتطبیق وتوفیق بین الادلہ ظاہر سے مصروف ومؤول ٹھہری ہے یا بحالت تساوی وعدم امکان جمع مقبول وجہل تاریخ بعد تساقط ادلہ نازلہ یا موافقت اصل کی طرف رجوع ہوئی ہے یا عمل علما اس کے خلاف پر ماضی ہے یا مثل مخابرہ تعامل امت نے راہ خلافت دی ہے یا حدیث مفسر کی صحابی راوی نے مخالفت کی ہے یا علت حکم مثل سہم مولفۃ القلوب وغیرہ اب منتفی ہے یا مثل حدیث لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ مبنائے حکم حال عصر

---

[1] امام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی علیہ الرحمۃ المتوفی ۵۹۳ھ مصنف ہدایہ اپنی کتاب ہدایہ میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے عمامہ (پگڑی) یا کسی دوسرے زیب تن کیے ہوئے کپڑے کے کسی زائد حصہ پر سجدہ کرے تاکہ گرمی وغیرہ سے اپنی پیشانی کو بچا سکے جائز ہے کیونکہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عمل ثابت ہے اس حدیث پر ضعیف ہونے کا اعتراض ہوتا تھا جس کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق رحمۃ اللہ علیہ نے وہ بات ارشاد فرمائی ہے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے یہاں نقل فرمایا ہے (ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ا ص ۲۰۶) فقط قادری



صحابہ سے لیکر ائمہ مجتہدین تک کوئی مجتہد ایسا نہیں جس نے بعض احادیث صحیحہ کو ماؤل یا مرجوح یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل نہ ٹھہرایا ہو۔

یا عرف معہ تھا کہ یہاں یا اب منقطع ومنتفی ہے یا مثل حدیث شبہات اب اس پر عمل ضیق شدید وحرج فی الدین کی طرف داعی ہے یا مثل حدیث تغریب عام اب فتنہ وفساد ناشی ہے یا مثل حدیث تجہیہ فجر وجلسہ استراحت منشا کوئی امر عادی یا عارضی ہے یا مثل جہر بآیت فی الظہر احیانًا یا جہر فاروق بدعائے قنوت حامل کوئی حاجت خاصہ نہ تشریع دائمی ہے یا مثل حدیث علیک السلام تحیۃ الموتی مقصود مجرد اخبار نہ حکم شرعی ہے۔ الی غیر ذلک من وجوہ التی یعرفہا النبیہ ولا یبلغ حقیقۃ کنہہا الا المجتہد الفقیہ

تو مجرد صحت مصطلحہ اثر صحت عمل مجتہد کے لیے ہرگز کافی نہیں۔ حضرات عالیہ صحابہ کرام سے لے کر پچھلے ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تک کوئی مجتہد ایسا نہیں جس نے بعض احادیث صحیحہ کو ماؤل یا مرجوح یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل نہ ٹھہرایا ہو امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارہ تیمم جنب پر عمل نہ کیا اور فرمایا اتق اللہ یا عمار کما فی صحیح مسلم یوں ہی حدیث فاطمہ بنت قیس دربارہ عدم النفقۃ والسکنی للمبتوتہ پر اور فرمایا لا نترک کتاب ربنا ولا سنۃ نبینا بقول امرأۃ لا ندری حفظت ام نسیت رواہ مسلم ایضاً یوں ہی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث مذکور فاطمہ پر اور فرمایا اولم تر عمر لم یقنع بقول عمار کما فی الصحیحین یوں ہی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الوضوء مما مست النار پر اور فرمایا انتوضؤ من الدھن انتوضؤ من الحمیم رواہ الترمذی یوں ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یستلم ھذین الرکنین پر فرمایا لیس شیئ من

مطلقہ یا شذوذ یا نکارت واختلافات رفع ووقف وقطع ووصل ومزید فی متصل الاسانید واضطرابات سندومتن وغیرہا پر اطلاع پائے نیز اس جمع طرق واحاطۂ الفاظ سے رفع ابہام ودفع اوہام وایضاح خفی واظہار مشکل وابانت مجمل وتعیین محتمل ہاتھ آئے

**امام ابوحاتم رازی فرماتے ہیں کہ ہم جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ پر نہ لکھتے اس کی معرفت نہ پاتے۔**

اس کے بعد اتنا حکم کرسکتا ہے کہ حدیث شاذ یا منکر معروف یا محفوظ مرفوع یا موقوف فرد یا مشہور کس مرتبہ کی ہے۔

## منزل سوم

اب علل خفیہ وغوامض دقیقہ پر نظر کرے جس پر صدہا سال سے کوئی قادر نہیں اگر بعد احاطۂ وجوہ اعلال تمام علل سے منزہ پائے تو یہ تین منزلیں طے کرکے صرف صحت حدیث بمعنی مصطلح اثر پر حکم لگا سکتا ہے تمام حفاظ حدیث واجلۂ نقاد ونا واصلان ذروہ شامخۂ اجتہاد کی رسائی صرف اس منزل تک ہے اور خدا انصاف دے تو مدعی اجتہاد وہمسری ائمہ امجاد کو ان منازل کے طے میں اصحاب صحاح یا مصنفان اسماء الرجال کی تقلید جامد سخت بے حیائی نری بے غیرتی ہے بلکہ ان کے طور پر شرک جلی ہے کس آیت حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ بخاری یا ترمذی بلکہ امام احمد وابن المدینی جس حدیث کی تصحیح یا تصریح کردیں وہ واقع میں ویسی ہی ہے کون سا نص آیا کہ نقد رجال میں ذہبی وعسقلانی بلکہ نسائی وابن عدی ودار قطنی بلکہ یحییٰ قطان ویحییٰ بن معین وشعبہ وابن مہدی جو کچھ کہہ دیں وہی حق جلی ہے جب خود احکام الٰہیہ کے پہچاننے میں ان اکابر



کی تقلید کی نہ ٹھہری حالانکہ بدرجہا ارفع واعلیٰ واعلم واعظم تھے جن کے یہ حضرات اور ان کے امثال مقلد ومتبع ہوتے جن کے درجات رفیعہ امامت انہیں مسلم تھے تو اُن سے کم درجہ امور میں اُن اکابر سے نہایت پست مرتبہ اشخاص کی ٹھیٹ تقلید یعنی چہ جرح وتعدیل وغیرہ جملہ امور مذکورہ جن جن میں گنجائش رائے زنی ہے محض اپنے اجتہاد سے پایۂ ثبوت کو پہنچائیے اور این وآں وفلاں وبہماں کا نام زبان پر نہ لائیے ابھی ابھی تو کھلا جاتا ہے کہ کس برتے پر تتا پانی ہے

ماذا اغاضك یا مغرور فی الخطر ... حتی هلکت فلیت النمل لم تطر

غیر کسی مسخرۂ شیطان کے منہ کیا لگیں

## منازلِ مذکورہ کی دشواری

برادران با انصاف انہیں منازل کی دشواری دیکھیں جس میں ابوعبداللہ حاکم جیسے محدث جلیل القدر پر کتنے عظیم شدید مواخذے ہوئے امام ابن حبان جیسے ناقد بصیر تساہل کی طرف نسبت کیے گئے ان دونوں سے بڑھ کر امام اجل ابوعیسیٰ ترمذی تصحیح وتحسین میں متساہل ٹھہرے امام مسلم جیسے جبل رفیع نے بخاری وابوزرعہ کے لوہے مانے

---

ؔ اے مغرور تجھے کس چیز نے خطرے میں ڈالا، یہاں تک کہ تو ہلاک ہوگیا پس کاش کہ چیونٹی نہ اڑتی یا چیونٹی کو پر نہ لگتے" اور یہ واقعہ ہے کہ چیونٹی کو پر لگتے ہیں تو وہ ہلاک ہوجاتی ہے۔ غفرلہ ورقاہ ورعاہ

پھر چوتھی منزل تو فلک چہارم کی بلندی ہے جس پر نور اجتہاد سے آفتاب منیر ہی ہوکر رسائی ہے امام ائمۃ المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری سے زیادہ ان میں کون منازل ثمرہ کے منتہی کو پہنچا پھر جب مقام احکام و نقض و ابرام میں آتے ہیں وہاں صحیح بخاری و عمدۃ القاری وغیرہا بنظر انصاف دیکھا چاہیے بکری کے دودھ کا قصہ معروف و مشہور ہے امام عیسیٰ بن ابان کے اشتغال حدیث پھر ایک مسئلہ میں دو جگہ خطا کرتے اور تلامذہ امام اعظم کے ملازم خدمت بننے کی روایت معلوم و ماثور ہے

## حدیث کو مجتہد ہی کما حقہ سمجھ سکتا ہے اور غیر مجتہد اس سے گمراہ ہی ہوگا۔

لہٰذا امام اجل سفیان بن عیینہ کہ امام شافعی و امام احمد کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ الاستاذ اور اجلہ ائمہ محدثین و فقہائے مجتہدین و تبع تابعین سے ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ارشاد فرماتے ہیں
حدیث سخت گمراہ کرنے والی ہے مگر مجتہدوں کو علامہ ابن الحاج مکی مدخل اور

---

لہ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا کہ مجتہدین کے سوا دوسروں کے لیے حدیث سخت گمراہ کن ہے، بجا فرمایا حدیث کو مجتہد ہی سمجھ سکتا ہے اور غیر مجتہد اس سے گمراہ ہی ہوگا۔ غیر مجتہد عالم کے لیے ضروری ہے کہ وہ حدیث کے سمجھنے میں مجتہد کی تحقیق کی پیروی کرے غیر مجتہد عالم کی ہدایت و نجات کا راز مجتہدین کی اتباع و پیروی میں مضمر ہے ان کی پیروی کی بجائے ان سے اختلاف کرنے والا غیر مجتہد گمراہ اور بد دین ہے۔

### پروفیسر طاہر القادری کے گمراہ کن خیالات

چنانچہ پروفیسر طاہر القادری جس کا مبلغ علم کا یہ حال ہے کہ قرآن کا ترجمہ تک کرنا صحیح نہیں آیا



میں فرماتے ہیں یریدان عیینۃ قد یحمل الشئ علی ظاہرہ ولہ تاویل من حدیث غیرہ او دلیل یخفی علیہ او متروک اوجب ترکہ غیر شئ مما لا یقوم بہ الا من استبحر و تفقہ یعنی امام سفین کی مراد یہ ہے کہ غیر مجتہد کبھی ظاہر حدیث سے جو معنی سمجھ میں آتے ہیں ان پر جم جاتا ہے حالانکہ دوسری حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں مراد کچھ اور ہے یا وہاں کوئی اور دلیل ہے جس پر اس شخص کو اطلاع نہیں یا متعدد اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے ان پر عمل نہ کیا جائے گا ان باتوں پر قدرت نہیں پاتا مگر وہ جو علم کا دریا بنا اور منصب اجتہاد تک پہنچا خود حضور

---

اگر شتہ سے پیوستہ) سورۂ بقرہ آیت نمبر ۸۹ "فَلَمَّا جَآءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ" کا ترجمہ کتا ہے "مگر جب وہ ان کے پاس تشریف لے آئے تو ان کو نہ پہچانا اور ان سے منکر ہو بیٹھے" ملاحظہ ہو سورۂ فاتحہ اور تعمیر شخصیت "مصنف طاہر القادری صفحہ ۴۲ تیسرا ایڈیشن ماہ نومبر ۱۹۸۵ء ہمارے بالواسطہ بار بار توجہ دلانے پر اب بعد کے ایڈیشن میں جا کر اس کی تصحیح کرائی اور سورۂ "الدھر" آیت ۸ "رَبِّهِمْ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ" کا ترجمہ کرتا ہے اور وہ اجرت عطا کرتا ہے اور خود اپنی کسی نعمت پر اجرت نہیں لیتا اور اسی میں "اجیر" کو جس کے معنی مزدور کے ہیں اللہ کے نام "معطی" کا ہم معنی قرار دیا

ملاحظہ ہو (تسمیۃ القرآن مصنفہ طاہر القادری صفحہ ۱۰۱-۱۰۲) ایڈیشن تیسرا ماہ جون ۱۹۸۴ء ان آیتوں کے صحیح معنی امام اہلسنت اعلیٰحضرت کے ترجمہ میں دیکھ لیجئے اس کے باوجود جناب طاہر صاحب ائمہ مجتہدین کو اپنا فریق بنا کر ان کے اجماع اور حوالہ جات کو سند ماننے سے انکاری ہیں یہی الفاظ موصوف کی آواز کے ساتھ کیسٹ میں ہمارے اور کئی ایک دیگر حضرات کے پاس موجود ہے، نیز لکھتے ہیں "شریعت نے بے شک فقہاء و مجتہدین کے اجتہادات سے استفادہ کرنے اور ان کی آراء و اقوال کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا

اس کے لیے واجب ہے کہ جمیع لغاتِ عرب وفنونِ ادب و وجوہ تخاطب وطرقِ تفاہم واقسامِ نظم وصنوفِ معنی وادراکِ علل وتنقیحِ مناط واستخراجِ جامع وعرفانِ مانع وموارد تعدیہ ومواضعِ قصر ودلائلِ حکم آیات واحادیث واقاویلِ صحابہ وائمۂ فقہ قدیم وحدیث ومواقعِ تعارض واسبابِ ترجیح ومناہجِ توفیق ومدارجِ دلیل ومعارکِ تاویل ومسالکِ تخصیص ومناسکِ تقیید ومشارعِ قیود وشوارعِ مقصود وغیر ذٰلک پر اطلاعِ تام وتوقفِ عام ونظرِ غائر وذہنِ رفیع وبصیرتِ ناقدہ وبصرِ منیع رکھتا ہو۔

## خبردار مجتہد کے کسی قول پر انکار یا اسے خطا کی طرف نسبت نہ کرنا۔ امام نووی

جس کا ایک ادنیٰ اجمال امام شیخ الاسلام زکریا انصاری قدس سرہ الباری نے فرمایا کہ ایاکم ان تبادروا الی الانکار علی قول مجتہد او تخطئتہ الا بعد احاطتکم بادلۃ الشریعۃ کلہا ومعرفتکم بجمیع لغات العرب التی احتوت علیہا الشریعۃ ومعرفتکم بمعانیہا وطرقہا۔

خبردار مجتہد کے کسی قول پر انکار یا اُسے خطا کی طرف نسبت نہ کرنا جب تک شریعت مطہرہ کی تمام دلیلوں پر احاطہ نہ کرلو جب تک تمام لغاتِ عرب جن پر شریعت مشتمل ہے پہچان نہ لو جب تک اُن کے معانی اُن کے راستے جان نہ لو اور ساتھ ہی فرمادیا وانی لکم بذٰلک بھلا کہاں تم اور کہاں یہ احاطہ

نقلہ الامام العارف باللہ عبدالوہاب الشعرانی فی المیزان ردالمحتار

جس کی عبارت سوال میں نقل کی خود اسی ردالمحتار میں اُسی عبارت کے متصل اُس کے معنے فرمادیئے تھے کہ وہ سائل نے نقل نہ کیے فرماتے ہیں: ولا یخفی ان ذٰلک لمن کان اہلا للنظر فی النصوص ومعرفۃ محکمہا من منسوخہا فاذا نظر



اہل المذہب فی الدلیل وعملوا بہ صح نسبتہ الی المذہب یعنی ظاہر ہے کہ امام کا یہ ارشاد اُس شخص کے حق میں ہے جو نصوص شرع میں نظر اور اُن کے محکم ومنسوخ کو پہچاننے کی لیاقت رکھتا ہو تو جب اصحابِ مذہب دلیل میں نظر فرماکر اس پر عمل کریں اُس وقت اس کی نسبت مذہب کی طرف صحیح ہے۔

[ — امام ابویوسف امام محمد مجتہد فی المذہب تھے اور انہوں نے بہ اذنِ امام اعظم ہی آپ سے بعض مسائل میں اختلاف کیا۔" ]

اور شک نہیں کہ جو شخص ان چاروں منازل کو طے کرجائے وہ مجتہد فی المذہب ہے جیسے مذہب مہذب حنفی میں امام ابویوسف وامام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلاشبہ ایسے ائمہ کو اس حکم ودعوے کا منصب حاصل ہے اور وہ اُس کے باعث اتباعِ امام سے خارج نہ ہوئے کہ اگرچہ صورۃً اس جزئیہ میں خلاف کیا مگر معنیً اذنِ کلی امام پر عمل فرمایا پھر وہ بھی اگرچہ ماذون بالعمل ہوں یہ جزمی دعوے کہ اس حدیث کا مفاد خواہی نخواہی مذہبِ امام ہے نہیں کرسکتے نہایت کار ظن ہے ممکن کہ ان کے مدارک عالیۂ امام سے قاصر رہے ہوں اگر امام پر عرض کرتے وہ قبول نہ فرماتے تو مذہبِ امام ہونے پر تیقن تام دلیل بھی نہیں خود اجل ائمہ مجتہدین فی المذہب قاضی الشرق والغرب سیدنا امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ جن کے مدارجِ رفیعہ حدیث کو موافقین ومخالفین مانے ہوئے ہیں۔

. . . . . . . .